حسب ضابطہ رجسٹری کرائی گئی ہے

این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم
ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر می بینم

الحمد للہ کہ این نسخہ مبارک تصنیف منیف جناب پیرزادہ ابو سلیمان محمد فضل
فضلی قریشی نقشبندی آفاقی رئیس قصبہ ... ضلع رہتک حال ڈپٹی کلکٹر بہادر ریاست جناب ... ترتیب پاگئے

فریاد فراق

سنہ ١٣٢٣ھ

بفرمائش منشی غلام قاسم تاجر کتب و خوشنویس حافظ آباد پنجاب

باہتمام منشی عبد العزیز صاحب منیجر

در مطبع مستادم التعلیم واقع لاہور بحلیہ طبع پوشید

بار اول تعداد جلد (۱۰۰۰)

التماس و اعلان ضروری

چونکہ آجکل ہر گھرانے مین عموماً خویش و اقارب کے معاملات محبت سے خالی ہین جہانتک دیکھا جاتا ہے کوئی رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار سے خوش نہین خواہ کیسی ہی یگانگت اور تعلقات باہمی ہون لیکن عام مشاہدہ یہ ہے کہ کوئی فرد بشر یگانگت کے رنج سے صاف نہین اسواسطے ایسی تصنیف کی ضرورت ہوئی جیساکہ مصنف صاحب نے دیباچہ مین بیان کیا ہے۔ اس کتاب مین **ایک پیرمرد کی حکایت فرضی بیان** کیگئی ہے۔ پیرمرد کے فرضی دو بیٹے اور بیٹون کی عورتین جو مختلف مزاج ہین اونکے واقعات کا فوٹو اس طور پر کھینچا گیا ہے کہ ہر ذی ہوش صلاحیت نفس کیواسطے سہولیت سے نتیجہ نکال سکے پھر چند حدیثین جو عزیزات کے حقوق و متعلق بہم جنہین معاملات ہین اونکا ترجمہ اردو نظم مین کیا گیا پھر ایک قصیدہ ہے جسمین ماباپ بہن بھائی وغیرہ دیگر رشتہ دارون کے خیالات اور سچے واقعات بلا تکلف دکھلائے گئے ہین جسکے پڑھنے سے دلپر اثر ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل زمانہ اس انوکھی نظم سے وہ نتایج ضروریہ اخذ کرینگے جنہین حضرت مصنف نے منشا تصنیف قرار دیا ہے۔ درحقیقت اس قسم کی فلسفیانہ نظمین ہمارے ملک مین بہت کم شایع ہوتی ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ عام واقعات عالم کو سرسری نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہین مگر ایک شخص جس کی نظر فطرت کے گہرے رموز تک پہنچتی ہے وہ ان واقعات سے جو عوام الناس کو سرسری نظر آتے ہین ایسے قابل قدر نتایج اخذ کرتا ہے جن سے انسانی زندگی کی کٹھن منزل کا طے کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارْ ✻ والسلام

المشتہر

منشی غلام قاسم تاجر کتب و خوشنویس حافظ آباد پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا زبانیکہ حمدِ تو گویم — لبِ ترجمانیکہ حمدِ تو گویم
دمے دہ کہ نعتِ پیمبر سرائیم — بہ بلبلبان لب نغمہ تر سرائیم
کنم وردِ جان نامِ یارانِ اطہر — ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر
سلامے رسانم بہ آلِ محمد — درودے بہ اہل و عیالِ محمد

امابعد مستوجبِ رحمتِ ایزد نگار حسن بن حشمت شاہ کا محمد حسین ابن ابو سلیمان مظفر احمد فضلی

عزیزوں کے ہاتھوں سے اندوہگین — اقارب کے ظلموں سے زار و حزین
جگر خستۂ خنجرِ اقربا — فرو بستۂ بند دامِ بلا
نصیبوں کا دکھیا باحوالِ زار — زبس تا بپا شکوۂ روزگار

خدمت میں عزیزانِ وفادشمن کے عرض کرتا ہے کہ یہہ رسالہ موسوم بہ فریادِ قرابت ہے جو ہدیتاً پیش کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آفاق میں شورِ عمل دورِ قمر ہے — پھیلا ہوا ہر چار طرف فتنہ و شر ہے
ہمیں نظرِ اہلِ زمان فتنہ و شر ہے — طوفان ہے بپا کشتیِ فلک زیر و زبر ہے

نادان کا پیالہ ہے مے ناب سے لبریز
دانا کی صراحی میں بھرا خون جگر ہے

دوشالۂ زریں ہے گدہوں کا جل و زین پوش
پالان سے مجروح عراقی کی کمر ہے

دن آئیں بھلے یہی ہیں لڑکی کی خواہش
مشکل سر مشکل ہے کہ ہر روز تبر ہے

ہے جنگ و جدل دختر گستاخ کو ماں سے
ہر پور و پسر دشمن و بدخواہ پدر ہے

بیٹے سے نہیں باپ کو ہرگز شفقت
بے سایۂ الطاف پدر فرق پسر ہے

خاوند کا بی بی کو نہیں حفظ مراتب
کہتی ہے یہ بے زر ہے زبوں گو ہنر ہے

دم ناک میں جورو کا ہے خاوند کی خو سے
گھر عرصۂ محشر ہے بپا فتنہ و شر ہے

کھلتا نہیں اسرار دل یار منافق
دشمن ہے کہ یا دوست ادھر ہے کہ ادھر ہے

فضلی کی نصیحت سنو اے اہل قرابت
چکھو تو نصیحت ہے کہ یا قند و شکر ہے

آپس میں بھلائی کرو دل جل کے رہو سب
آپس کی محبت کا مزہ شیر و شکر ہے

گر شرم ہمیں ہے تو جھگڑا نہ کرو تم
چھوڑو یہ طریقہ اگر اللہ کا ڈر ہے

تمہید بیان میں مجھے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ اس رسالہ کی تصنیف سے میرا مطلب ہرگز کسی نفس کی توہین یا مدحت و ذم نہیں بلکہ اصلی مدعا یہ ہے کہ اس فتنہ آخر زمان میں جو مذموم طریق خویش و اقارب میں رائج الوقت ہے اوسکا نقشہ ہو بہو کھینچکر دکھایا جاوے شاید کسی نظر عبرت پسند پر کچھ اثر ہو اور صورت اصلاح جلوہ گر ہو۔ موت کا فرشتہ حکم کی ننگی تلوار تولے ہوئے سر پر اشارہ کا منتظر کھڑا ہے لوگ غفلت کی میٹھی نیند میں ایسے خراٹے لے رہے ہیں کہ گویا صبح قیامت تک جاگنے کی قسم کھائی ہے۔ شاید چٹکی لینے سے بیدار ہو جاویں۔ دنیا میں قرب قیامت کے آثار نمودار ہیں۔ دور قمر ہے فتنہ و شر ہر چہار طرف برسر کار

ہین۔ چھوٹون کو ادب سے کام نہین سعادت کا فرجام نہین بڑون مین شفقت کا نام نہین بھائیون مین احسان و مروت یگانون مین مہر و محبت زن و شوہر مین حفظ مراتب خورد و کلان مین پاس مناصب بالکل معدوم ہے۔ بہنون کو بھائیون سے آس نہین بھائیون کا بہنون کو پاس نہین نقش وفا رشتہ دارون کے صفحۂ دل سے یک قلم حرف غلط کیطرح محو ہوگیا ہے۔ جدہر دیکھو عزیزون مین ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ ہر ایک کا گلہ ہر ایک کی زبان پر وظیفہ ہے کینہ حسد بغض عداوت مکر نفاق غرض جسقدر عادات ذمیمہ ہین اونکا وجود عزیزون مین موجود ہے مہر و وفا یگانون کے دلون سے مفقود ہے۔ جسکو دیکھو مصیبت و غم مین مبتلا ہے۔ خویش اقربا کا زبان پر گلہ ہے ؂

غزل فارسی

در دور قہم خویش دل مضطر نتوان داشت — چشم کرم از چرخ ستمگر نتوان داشت

خشک است دماغ ادب نسبت خویشان — از رخ سبق مہر ہم از بر نتوان داشت

افسردہ رگ مہر و محبت بزمانہ — بوئے طمع شیر ز مادر نتوان داشت

از بسکہ مروت شدہ نابود بہ گیتی — امید مروت ز برادر نتوان داشت

واژون شدہ آئین ادب بسکہ درین دور — مادر بہ پرستار برابر نتوان داشت

بے مہرئ استاد و پدر راچہ شکایت — امید شفاعت ز پیمبر نتوان داشت

فضلی نتوان برد دگر جور عزیزان — دل وقت دم دشنہ و خنجر نتوان داشت

پس میری قلم نے اون واقعات کی اصلی تصویر کھینچی ہے جو باہمی رشتہ دارون مین آجکل صورت پذیر ہین۔ بلکہ اکثر حالات وہ ہین جو عالم معاملات

میں خود مجھپر گذری ہیں سچ تو یہہ ہے کہ اکثر حصہ اس تصنیف کا میری مصیبت کا حسرتناک فسانہ ہے باایں ہمہ اگر اسکو مری درد انگیز داستان سے ایک جزو حکایت یا میرے دفتر روداد بلا ریز سے ایک حرف سمجھا جائے تو کچھ بیجا نہیں ہے +

آشکارا غم درد دل وجان نتوان گفت — نتوان گفت بلے راز نہان نتوان گفت

آوخ آوخ شفقت نیست کسی را کسے — غم بے مہری احباب زبان نتوان گفت

افسوس افسوس

داستان غم گجبازی خویشان فضلی

به بیان راست نیاید بزبان نتوان گفت

اگرچہ سادہ لوحی سے میری عادت نہیں ہے کہ خواہی نخواہی ہر کسی کے مصیبتناک واقعہ کے حلقہ شیون میں اپنے مردوں کا رونا شروع کر دیتا ہوں لیکن در اصل اس رسالہ میں زمانے کی عام حالت کا بیان ہے ۔ دنیا میں جس گھر اپنے کو ٹٹولوگے اوس کا یہی حال ہے جس عزیز کے دل کو کھولکر دیکھوگے یہی رنج و ملال ہے +

کوئی دل آسودہ نہیں دور قمر میں — ہے سوگ خوشی خاطر سر فرد بشر میں

گل ہے جو پریشان تو دل تنگ ہے غنچہ — سنبل کو جنون داغ ہے لالہ کے جگر میں

نرگس سرگرانی ہے تو ہے سرو کو بحران — مجروح ہے گل درد ہے بلبل کے جگر میں

اس دور میں صحبت کا نہیں ہے تعلق — دکھتا ہے کبھی پاؤں کبھی درد ہے سر میں

امت کا برا حال ہے یا احمد مختار — ہر سو ہیں مصیبت سے جہان فتنہ و شر میں

رنجش ہے یگانوں میں عزیزوں میں خصومت — گویا کہ حلاوت ہی نہیں شیر و شکر میں

فضلی خلش خار عزیزان تو نہیں ہے

نشتر سا کھٹکتا ہے یہہ کیا تیر جگر میں

پس عزیزان وفا دشمن اور بزرگان بے پرواہ کی خدمت مین گذارش یہہ ہے کہ میرے رسالہ کے مضمون کو اگر بنظر انصاف زمانے کے حسب حال پاوین تو اپنی نسبت گستاخانہ تعریض کا خیال نہ فرماوین اور اگر محض اس بنا پر کہ ابھی زمانے مین داخل ہین اور اچھا نا ہمارا حال بھی یہی ہے تو راقم کو امر حق کے بیان مین معذور سمجھین - ہان اگر کہین اصلی واقعات کے بیان مین خلاف اور صنعتگری پاوین تو مجھکو شرماوین - اور جو جی چاہے مجہپر الزام لگاوین اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ میری نیت اس تصنیف سے محض حسبۃً للہ اصلاح فیما بین عزیزان ہے - اسیواسطے دل کے نرم کرنیوالی احادیث کو جو قرابت اور اہل قرابت سے متعلق ہین معہ ترجمہ و تفسیر منظومہ کے دیباچہ مین داخل کیا گیا اور نام اس کا **فریاد قرابت** رکھا گیا - پس جس دل مین خوف خدا اور شرم پیمبر ہو وہ اپنے حالات کو دیکھکر معاملات کی درستی مین کوشش کرے اور پیارے پیمبر کی سچی حدیثون کو پیش نظر رکھ کر حتی الامکان پاس قرابت اور اپنے ناتے دارون کے ساتھ حسن سلوک کا اہتمام کرے ✤

بر رسولان بلاغ باشد و بس

فریاد کہ دنیا مین نہین داد قرابت — سن لے مرے مولا تو ہی فریاد قرابت
روتے ہین لہو دیدہ روداد قرابت — ہر خویش و قریبی ہوا جلاد قرابت
ہر بات جگر مین خلش نشتر غم ہے — ہر قول عزیزون کا ہے فصاد قرابت
اس دور مین افسوس زمانے کی چلن سے — پوتون سے بھی چھوٹے ہوے اجداد قرابت
رشتون مین نئی طرز کے پیمان ہین نرالے — ہر خویش ہے گویا ستم ایجاد قرابت

آپسمین عزیزون کی ہر اک بات ہی تہ دا
کیا جڑ سے اکھاڑینگے یہہ بنیاد قرابت

شیرین مروت کو نہین کچھ غم و پروا
سر پھوڑ کے مرجائے جو فرہاد قرابت

بیگانہ یگانون سے ہر اک فرد بشر ہے
بھولے سے کبھی زنہار نہین یاد قرابت

تفصیل نہ کچھ پوچھو قرابت کے غمونکی
میرا دل صد پارہ ہے روداد قرابت

خوشحال محبت ہے نہ آسودہ مروت
ہے خوار و زبون دہر مین اولاد قرابت

نادانون تو ڑ و مجھے پچتاؤ گے ورنہ
ہردم ہے عزیزونسے یہہ ارشاد قرابت

کوسون نظر آتی نہین انسانکی صورت
ویرانا ہوا عالم آباد قرابت

ہے قطع تعلق کے بہم خویشو نمین دھمکی
ہر خویش بناد ہر مین داماد قرابت

مادر کی محبت ہی نہ کچھ دہیان پدر کا
ہر شخص ہے اس دور مین شداد قرابت

ناجی ہے جو صابر ہے قرابت کی بلا مین
ہے رحمت حق شبکہ صیاد قرابت

اولٹی ہوئی تاثیر زمانہ کے اثر سے
سیماب ہوا ہے دل فولاد قرابت

پسین پڑ ہو نزع قرابت پہ ہے طاری
ہے دور قمر قاطع میعاد قرابت

اپنون کا برا حال ہے یا احمد مختار
لو جلد خبر ہے دم امداد قرابت

فریاد کہ فریاد یہ فریاد ہے لیکن
فضلی کوئی سنتا نہین فریاد قرابت

جناب باری تعالے مین قرابت کی فریاد وزاری اور قرابت کو خطاب حضرت باری

حدیث - خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ

اللہ تعالے نے خلق کو پیدا کیا اور جب اس سے فارغ ہوا تو قرابت کھڑی ہوئی

فَاَخَذَتْ بِحَقْوِیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا

اسنے اللہ تعالے کا دامن پکڑا خدا تعالے نے فرمایا کیا کہتی ہے اس نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کے

مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ

کھڑے ہونیکی جگہہ ہے جو قطع قرابت سے تیری پناہ مانگے اللہ تعالے فرمایا کہ کیا تو راضی نہین ہوتی اس

اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکَ اَوْ اَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکَ

بات سے کہ مین ملاؤن اپنی رحمت سے اس شخص کو جو تجھے ملا وے اور مین توڑدون اس شخص کو جو تجھکو توڑے

قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکَ

اسنے عرض کیا کہ ہان اے میرے رب مین اس سے راضی ہون اللہ تعالے نے فرمایا کہ تیرے لیے یہی ہوگا +

ہے یہہ مضمون حدیث مصطفے — غور سے سن اسکو اے مرد خدا
شک اگر ہو تجھکو میری بات مین — دیکھ لے لکھا ہے یہہ مشکوۃ مین
جبکہ خلق آفرینش سے خدا — فی المثل روز ازل فارغ ہوا
خلق کا تھا بسکہ ہر سو اژدحام — قدرت حق کا جما دربار عام
کن فکان کا رنگ پر گلزار تھا — آفرینش کا سجا بازار تھا
آدم وجن وملک وحش وطیور — کرسی وعرش وسما غلمان وحور
الفت ولطف وکرم مہر ووفا — بغض وکین قہر وغضب مکر ودغا
کیا قرابت کیا محبت کیا کرم — طیش وغم رنج وبلا درد والم
ہر کوئی اپنے مقام خاص پر — با ہزاران کروفر تھا جلوہ گر

الغرض چھوٹے بڑے سب خاص عام ‌ ‌ حاضرِ دربار تھے یکسر تمام

اوٹھی گھبرا کر قرابت ناگہان ‌ ‌ پکڑا دامانِ خداوندِ جہان

عجز سے پیشِ خدائے دادگر ‌ ‌ عرض یون کرنے لگی باچشم تر

یا خدا فریاد ہے فریاد ہے ‌ ‌ وقتِ غم میرا دلِ ناشاد ہے

حق نے فرمایا کہ کیا کہتی ہے تو ‌ ‌ اے قرابت کیا ہے تیری آرزو

کیا ہے تیری عرض کیا فریاد ہے ‌ ‌ کھولکر کہہ کیا تیری روداد ہے

عرض کی رو کر قرابت نے کہ ہان ‌ ‌ چاہتی ہون اے خدا تیری امان

جس جگہہ پر مین کھڑی ہون اے خدا ‌ ‌ بالیقین ہے یہہ مقام اوس شخص کا

مانگے جو قطع قرابت سے امان ‌ ‌ دے امان مجھکو کہ ہون مین ناتوان

بسکہ بیکس ہون نزار و زار ہون ‌ ‌ وضع کی پابند ہون لاچار ہون

ہے مرے حالات کا نقشہ عجیب ‌ ‌ سخت مشکل مین پڑی ہون یا نصیب

بے تعلق میرا خاص و عام سے ‌ ‌ عیش و عشرت سے غم و آلام سے

کوئی گھبرا کر مجھے توڑے اگر ‌ ‌ ہوگی کیا حالت میری اے دادگر

بیکسی مین کیا کرونگی یا خدا ‌ ‌ کون ہوگا آہ پھر حامی مرا

بیکسی سے غیر ہوگا میرا حال ‌ ‌ وا دریغا حسرت و رنج و ملال

یون قرابت کو ہوا حکم خدا ‌ ‌ تو نہین اسبات پر راضی ایا

یعنے دنیا مین ملاوے جو تجھے ‌ ‌ اپنی رحمت سے ملاؤن مین اوسے

تجھکو جو توڑے مین توڑون اوسی آپ ‌ ‌ جوڑے جو تجھسے کرون اوس سے ملاپ

عرض کی حق سے قرابت نے کہ ہان ‌ ‌ اسپہ مین راضی ہون اے ربِ جہان

حق سے یہہ فرمان قرابت کو ہوا ‌ ‌ جا ترے حق مین یہی ہے فیصلہ

مجھسے توڑے گا جو توڑیگا تجھے ‌ ‌ مجھسے جوڑے گا جو جوڑیگا تجھے

خطاب بسوئے اہلِ قرابت اور پاسِ قرابت کی نصیحت

اے یگانو اے عزیز و اقربا — سن لیا حقِ قرابت سن لیا
غافلو کس دھن مین ہو کیا دھیان ہے — کچھ سنا بھی حق کا کیا فرمان ہے
حق سے پیمانِ قرابت کیا ہوا — تمنے کچھ سمجھا بھی اسکا مرتبہ
ہے قرابت رحمتِ حق کا سبب — ہے نہان قطعِ قرابت مین غضب
حسبِ فرمانِ جنابِ مصطفےٰ — رحمتِ حق ہے قرابت کا صلہ
ہے قرابت قربتِ حق کی وکیل — ہے قرابت کارِ عالم کی کفیل
ہے قرابت پر مدارِ کائنات — ہین بہم قائم قرابت سے جہات
چاہئیے پاسِ قرابت چاہئیے — سب کو آپسمین محبت چاہئیے
ہوش مین آؤ خدا کیواسطے — کچھ تو شرماؤ خدا کیواسطے
تا بکے آپس مین یہہ کین و حسد — الحذر اچھی نہین یہہ جد و کد
تا بکے آپس مین کینہ تا بکے — لالہ سان داغون سے سینہ تا بکے
یہہ جو آپس مین تمہارا طور ہے — سب قرابت پر جفا و جور ہے
یہہ جو ہے باہم دلونمین رنج و غم — ہے نپٹ جانِ قرابت پر ستم
دل مین شاید ہے جنون کا ولولہ — گھونٹتے ہو جو قرابت کا گلا
خویش سے بیگانگی اچھی نہین — ہوش کر دیوانگی اچھی نہین
کر ذرا میری نصیحت پر خیال — پنبۂ غفلت کو کانون سے نکال
پھر بیگانہ یگانون سے نہ توڑ — جان من اچھی نہین یہہ توڑ جوڑ
ہو خفا ہون جب عزیز و اقربا — ہے عبث غیرون سے امیدِ وفا
ہے غلط فہمی دغا اغیار مین — پھول کب کھلتے ہین نخلِ خار مین

غیر سے چشم وفا ہے جائے ظن / ہے مغیلاں سے امید یاسمن
ایک دن ایسا مقرر آئیگا / توڑ کر اپنوں سے تو پچھتائیگا
کاٹنے والا قرابت کا کہیں / پھولتا پھلتا کبھی ہرگز نہیں
قہر ہے قطع قرابت قہر ہے / زہر ہے قطع قرابت زہر ہے
قہر ہے قطع قرابت سر بسر / زہر ہے قطع قرابت کا ثمر
ہے زبوں قطع قرابت الغیاث / درد و کین بغض و عداوت الغیاث
سن حدیث مصطفےٰ کا ترجمہ / ہے بڑی قطع قرابت کی سزا

مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ

کوئی گناہ باغی ہونا اور قطع قرابت سے بڑھکر اس بات کا لائق نہیں کہ خدا اسکے مرتکب کو

فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُؤَخِّرُ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

دنیا کا عذاب اور آخرت کے لیئے عذاب علیحدہ

مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ

رکھ چھوڑے

ہے حدیثوں کی کتابوں میں لکھا / جو بشر اللہ سے باغی ہوا
یا کوئی توڑے قرابت کو اگر / دو جہاں میں ہے معذب وہ بشر
یعنے ان دونوں گناہوں کا عذاب / دین و دنیا میں ہو اسباب عقاب

لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ الرَّحِمِ

رحمت خدا اس قوم پر نہیں اترتی جنمیں قرابت کا کاٹنے والا ہو

کاٹنے والا قرابت کا اگر / قوم میں ہووے کوئی فرد بشر
رحمت حق کا نزول اوس قوم پر / بالیقیں ہوتا نہیں اے خوش سیر
یعنے جو کاٹے قرابت کو جہول / رحمت حق کا نہیں اوسپر نزول

نصیحت

قوم مین قطع قرابت کا عمل — سکہ رائج ہوا ہے آجکل
قطع کرتے ہین قرابت کو تمام — مبتلا ہین اس بلا مین خاص و عام
گر تجھے کچھ پاس ہے اسلام کا — نام مت لے زینہار اس کام کا
رہ سدا قطع قرابت سے نفور — تا نہ ہو اللہ کی رحمت سے دور

ایک بزرگ پیر مرد کی حکایت

تھا کسی بستی مین اک بوڑھا کہین — مرد کار افتادہ پیر پاک دین
صاف دل صبح نفس روشن ضمیر — حق نیوش و صاف گو مرد فقیر
قول کا پکا تھا پورا بات کا — آگ مین چمڑا جلے گو بات کا
حق نے بخشا تھا اوسے سامان عیش — فی المثل تھا صاحب دیوان عیش
تن مین تھا الفقر فخری کا لباس — اسلیئے چندان نہ تھا ظاہر کا پاس
میلے کپڑے کے تلے تہ بند تھا — پیر دانا وضع کا پابند تھا
اوسکی خدمت مین سدا مثل غلام — رہتے تھے حاضر ہو بیٹے تمام
گو کبھی ظاہر مین ہوتا تھا خفا — دل مین پر بیٹون کو دیتا تھا دعا
دیکھتا تھا جس کا جو کچھ ماجرا — منہ پہ کہتا ہو بہو آئینہ سا
صاف تھا آئینہ سا صاف تھا — سر بسر صدق و صفا و انصاف تھا
بات کہتا تھا کھری وہ فی المثل — جیسے سونے پر سوہاگے کا عمل
جوش مین لیکن بہ ہنگام کلام — تھوپتا تھا اپنے سر اورونکا کام
اوسکی ان باتون سے سب بیٹے بہو — رات دن روتے تھے آنکھونسے لہو
روکتے تھے اوسکو اس انداز سے — کام لیتے سحر سے اعجاز سے

کارگر لیکن نہ تھا کوئی عمل — زینہار آیا نہ جنبش مین جبل

قصہ کوتہ زہر تھا یا قند تھا — پیر دانا وضع کا پابند تھا

دن کہا گر ضد مین آ کر رات کو — ہات سے ہرگز نہ چھوڑا بات کو

کچھ دنون گذرا کئے لیل و نہار — یون ہی سب چلتا رہا یہ کاروبار

رنگ پر آیا ہو بیٹون کا دور — اور کچھ ہونے لگا دنیا کا طور

باپ سے بیٹے جدا ہونے لگے — بندۂ عاجز خدا ہونے لگے

پوت سب فرعون بے ساماں ہوئے — بیبیون کے تابع فرمان ہوئے

باپ کی گستاخیان کرنے لگے — دمبدم بی بی کا دم بھرنے لگے

ایک نے رستہ لیا سسرال کا — ناک مین دم کر دیا سسرال کا

سنبر پا کا جبکہ ہو نجا دان قدم — طبقۂ دوزخ بنا باغ ارم

سخت ہابیچل پڑ گئی سسرال مین — کچھ ہوا ایسی چلی ننہیال مین

جنگ کا طوفان مچا ہر چار سو — شور و شر برپا ہوا ہر چار سو

دق تھی خالہ تنگ تھے ماموں تمام — ناسزا نے کر دیا جینا حرام

آخرش تنگ آ کے گھبرانے لگے — اپنی نافہمی پہ پچھتانے لگے

سچ ہے کیا اورون کو اونسے آس ہے — باپ کا اپنے نہ جنکو پاس ہو

باپ سے گستاخ ہو جو ناسزا — اوس سے کیا امید رکھے دوسرا

الغرض اب بھاگتے ہین دور دور — ہو گئے ہین آہ کچھ ایسے نفور

روز ہے قطع تعلق کا پیام — دھمکیان مین روز شب صبح و شام

سخت حیران ہون الٰہی کیا کرون — کیا کہون ایسون کو آخر کیا کہون

گر تعلق ہے فقط دھی پوت کا — یہ تو اک دھاگا ہے کچے سوت کا

توڑنا ہے توڑ دین خود کھینچکر — کیون ڈرلتے ہین عبث شام و سحر

کیا دکھاگا در خورِ طاقت نہین — اسمین کچھ بھی زور کی حاجت نہین
گر تعلق خون خویشاوند ہے — وہ خدا کے ہات کا پیوند ہے
باپ مان بدلین تو بدلیگا لہو — توڑنے سے یہہ نہ ٹوٹیگا کبھو
دل نہین جو ٹوٹ جائے بات سے — یا نہین شیشہ جو چھوٹے ہات سے
رنگ سے پتھر کو توڑون کسطرح — سنگ سے جوہر کو چھوڑون کسطرح
کسطرح خارا کی سختی دور ہو — آبگینہ تو نہین جو چور ہو
یان پہونچکر رک گیا میرا قلم — باقی قصہ پھر کبھی ہوگا رقم

اس غزل پر اب تو بس کرتا ہون مین
کچھ دنون ضبطِ نفس کرتا ہون مین

غزل

کون ہے جو مجھپہ منہہ آتا نہین — اپنے ہاتون موہنہ کی کھاتا نہین
اور کی سوزن سنان و تیر ہے — اپنا خنجر بھی نظر آتا نہین
شرم کچھ اونکو نہ کچھ مجکو لحاظ — مجھسے وہ مین اونسے شرماتا نہین
کیون نہین کرتے ہو قطعی فیصلہ — روز کا جھگڑا ہمین بھاتا نہین
یاد ہین جور و جفائے باغبان — آشیان بلبل کو یاد آتا نہین
ہم کرینگے آپ اپنا فیصلہ — ظلم اب ہمسے سہا جاتا نہین
تم مٹا دو لوح ہستی سے ہمین — آپ تو ہمسے مٹا جاتا نہین
سنکے شکوہ مجکو دیتے ہین جواب — بیحیا دیکھو تو شرماتا نہین

فضلیا اچھا نہین اونکا طریق
آہ کوئی اون کو سمجھاتا نہین

بزرگ پیرمرد کی بڑی بہو

یہہ جو عورت کر رہی ہے گھر مین کام
کس گھرانے کی بہو بیٹی ہے یہ
کچھ تمہین معلوم ہے یہہ کون ہے
کس سگھڑ مائی نے جایا ہے اسے
ناتوانی سے چلا جاتا نہین
دھیان ہے پر اسکو گھر کے کام سے
گھر کے دھندو نکے لیئے اک آن مین
اپنے گھر کا آپ سب کرتی ہے کام
دیکھ کر دورانیان اسکا چلن
دیکھ کر کبک دری کی چال ڈھال
کبک کے انداز پر مین بھی چلون
بھول بیٹھا آہ اپنی چال بھی
کون ہے کسکا ہے یہہ ذکر و بیان
کیا ہے یہہ بوڑھے گے بیٹے کی بہو
صاف دل خوش خلق شیرین کلام
ہے عزیزون سے صدا حسن سلوک
خلق مین یہہ باپ کی تصویر ہے
باحیا ہے اسکے دل مین شرم ہے
بے مروت اسکا شیوہ عام ہے
ہر گھڑی شوہر کو یہہ تاکید ہے

کیا تمہین معلوم ہے کچھ اسکا نام
تمنے پہلے بھی کبھو دیکھی ہے یہ
باسلیقہ ہے نہایت نیک ہے
ڈھنگ یہہ کسنے سکھایا ہے اسے
نقش پا آسا ہلا جاتا نہین
بیٹھتی ہرگز نہین آرام سے
ہے کبھی چھت پر کبھی دالان مین
اپنے ہاتون مین لیا ہے انتظام
خود بھی ہونا چاہتی ہین نورتن
ایک کوے کو ہوا پیدا خیال
مین بھی خون مل کر شہیدون مین رلون
ہے یہی دورانیون کا حال بھی
کچھ بتاؤ تو سہی نام و نشان
ہو بہو اپنے بڑون پر ہو بہو
طبع مین ہے باپ کا سا فیض عام
ہے یہہ از سر تا با حسن سلوک
یا کلام اللہ کی تفسیر ہے
نرم ہے اسکی طبیعت نرم ہے
کام کچھ اسکو نہین ہے نام سے
کر ادا حق پدر جو ہو سکے

یہہ نہین رکھتی کسیکا دین دان
گو اسے دینی پڑے خود اپنی جان

فیض کا چشمہ ہے یہنائی نہ پوچھ
عقل کی پتلی ہے دانائی نہ پوچھ

چیونٹی کا دیکھ کر باہر سے بھید
یہہ بتا دیتی ہے سب اندر کا بھید

ہے سگھڑ ازبسکہ یہہ دانا چتر
ہے نمونہ اسکی چترائی کا گھر

بسکہ ہے اسکو صفائی کا خیال
گھر سدا رہتا ہے آئینہ مثال

گھر ہے یا آئینۂ دیدار ہے
یا کسی معشوق کا رخسار ہے

صحن ہے یا سینۂ اہل صفا
گھر ہے یا آئینۂ اہل صفا

گھر ہے یا باغ و بہار گلستان
یا فضائے لالہ زار گلستان

باغبان نے کیا سجایا ہے اسے
خلد کا ٹکڑا بنایا ہے اسے

مرحبا صل علے اے باغبان
گھر مین باندھا تونے جنت کا سمان

کس قرینے سے بچھے ہین پلنگ
آگیا ڈالا ان پر کچھ اور رنگ

گھر ہے یہہ یا نو بہار بوستان
اقربا سے جلوہ گاہ دوستان

رات دن خویش و اقارب کی ہے بھیر
سب ہین دام خلق مین گویا اسیر

خانہ داری کا سامان

کوٹھری سامان کی ہے سامان گہ
کوئی دل ہو جسطرح ارمان سے پر

کوٹھری مین اسقدر سامان ہے
سیٹھ لکھمی چند کی دوکان ہے

کھونٹیون پر تھلیان لٹکی ہوئی
ایک سے ہے دوسری اٹکی ہوئی

ہر مصالح سے ہر اک بھرپور ہے
مان کے وقتون کا ابھی انگور ہے

بسکہ رکھتی ہے ہر اک شئے کی سنبھال
رائیگان جاتا نہین شوہر کا مال

اسقدر ہے پاس اسکو آن کا
آن کے عیوض نہین غم جان کا

آن لینے ہات سے دیتی نہین
باپ سے بھی دان یہہ لیتی نہین

بالب خوش نکتہ دان و نکتہ سنج — زود خوش کن ہے ولیکن زود رنج
یہہ بگڑتی ہے ذراسی بات مین — پھول پژمردہ ہو جیسے ہات مین
بل پہ آجائے اگر مثل کمان — الاَمان الاَمان صد الاَمان
تیر سا سیدھا کرے گجباز کو — بہیندہ ڈالے ہر قدر انداز کو
اپنے زور عقل سے تدبیر سے — لڑتی ہے اللہ کی تقدیر سے
آسمان کو دیکھتی ہے تیز تیز — ہے قضا سے عزم پیکار و ستیز (جنگ و جدل)
الغرض کچھ ہو مگر با این ہمہ — باخدا ہے باخدا ہے باخدا
حق کہونگا حق سے راضی ہے خدا — باوفا ہے باوفا ہے باوفا
باحیا حق ترس ہے دیندار ہے — کیا ہوا شوہر سے گر بیزار ہے
آن کی پوری ہے سچی بات کی — ہے میری برتی ہوئی دن رات کی
اسمین ذرہ بھی نہین اسکا قصور — بات یہہ ہے ہے طبیعت کی غیور
ناسزا شوہر خدا سے خوار ہے — ایک چھوڑے دوسری تیار ہے
جس گھڑی پونچی یہانتک داستان — تھا ابھی باقی بہت سا کچھ بیان
غیب سے آندھی کا اک طوفان اُٹھا — غم کا بادل جوش مین اُمڈا ہوا
چھا گیا سارے جہان پر چھا گیا — سر زمین و آسمان پر چھا گیا
اپنی اپنی پڑ گئی ہر ایک کو — مرد کو عورت کو زشت و نیک کو
سب بہم دست و گریبان ہو گئے — آپ اپنی دشمن جان ہو گئے
ماندگی مین سے بہت رنجور تھا — جور و ظلم اقربا سے چور تھا
آنکھ میری لگ گئی مین سو گیا — خواب کا مجھپر تسلط ہو گیا
دیکھتا کیا ہون کہ اک میدان ہے — تیرہ و تاریک ہے سنسان ہے
آدمی آتا نہ تھا کوئی نظر — تھا سراسر ایک دشت پرخطر

لق و دق ہو کا بیابان فی المثل — تھا طلسم سحر بابل کا عمل
سہمگین صحرائے پر از خارا و خار — تھی زمین پہ فرش تلوار کی دھار
رہگذر تھا بر سر نوک سنان — اک قدم چلنا بھی مشکل تھا وہان
رہگذر مین پیش و پس ہر سو مغاک — صورت قعر جہنم خوفناک
وسط میدان مین تھی اک عورت کھڑی — ناگہان میری نظر اوس پر پڑی
زشت منظر بد شمایل زشت رو — کالی ہوا سی ستمگر ہو بہو
اپنی صورت سے ڈراتی تھی مجھے — دھمکیان دیکر بلاتی تھی مجھے
دیکھکر مین اوسکی صورت ڈر گیا — اسقدر سہما کہ گویا مر گیا
ڈر گیا مین دیکھ کر یہہ ماجرا — خوف سے بی بی کے دامن مین چھپا
بی بی دامن کو چھوڑا کر دور دور — بھاگتی تھی مجھسے کچھ ہو کر نفور
دوسری جانب سے وہ کالی بلا — میرے پیچھے دوڑی بنکر اژدہا
کشمکش مین مبتلا تھا مین غریب — کہہ رہا تھا یا مقدر یا نصیب
چونک اوٹھا خواب سے سہما ہوا — فرط غم مین یہہ غزل پڑتا ہوا

غزل

ہمنے دیکھے ہین یہ چرخ زمانے کتنے — ہو گئے محو نئے نکلے پرانے کتنے
عشق وہ خانہ بر انداز جہان ہے کہ نہ پوچھ — اسنے ویران کئے عالم مین گھرانے کتنے
ہمسے پوچھے کوئی نیرنگئِ عالم کی بہار — ہمنے ان آنکھونسے دیکھے ہین زمانے کتنے
شفق و لالہ و گل لوٹ رہے ہین خون مین — خون گردن پہ لئے رنگ حنانے کتنے
میرے نالونکا نہ ہواؤن پہ اثر کیا معنے — ہمنے تک تک کے لگائے ہین نشانے کتنے
دیر مین کعبہ مین مسجد مین کلیسا و مین — نہین معلوم کہ ہین اونکے ٹھکانے کتنے
کبھی مہندی کا بہانہ ہے کبھی چوٹی کا — یاد مین اوس بت پرفن کو بہانے کتنے

اونکے دیوانون کا عالم ہی جدا ہے ورنہ — یون تو بازار مین پھرتے ہین دیوانے کتنے
اپنے مطلب کے تو ہشیار ہین یون دیوانے — اونکے دیوانون کو دیکھو ہین سیانے کتنے
ہے بہ مقدر کے نہین حاصل کوشش کچھ بھی — دفن ہین زیر زمین ورنہ خزانے کتنے

ایک سکندر روا رہی نہین اے قصلی
موت نے ایسے لگائے ہین ٹھکانے کتنے

چودھوین صدی مین بیت فقرا کی گت اور صدمے آفت کی ماری فریادی زار

اے خدا ہان یاد پیمان ازل — ہو رہا ہے جور مجھپر آج کل
ہے مری حالت بری فریاد ہے — کر مدد یا رب دم امداد ہے
چودھوین صدی کا نقشہ دور مین — تیرھوین سے بھی برا ہے طور مین
تیرے بندون نے کیا وہ جور توڑ — کاٹ ڈالا آہ میرا جوڑ جوڑ
اپنی حالت کا کرون مین کیا بیان — حد سے گذرا جور اپنا نے زمان
فی المثل گر پوت نے پکڑا مجھے — باپ نے امداد کی جکڑا مجھے
پوت نے جسدم مرا کاٹا گلا — دیکھتا تھا باپ سب کچھ بر ملا
میری چھاتی پر چڑھا بیٹھا تھا پوت — جسطرح بپھرے کوئی نادان بھوت
طیش مین خنجر بکف آنکھین گلال — پیش و پس کا کچھ نہ تھا ملعون خیال
ڈھا رہا تھا مجھپہ بیٹا جب غضب — دیکھتا تھا باپ یہہ کرتوت سب
دم بخود ظلم و ستم دیکھا کیا — وا دریغا کچھ نہ بیٹے کو کہا
رحم کچھ آیا نہ میرے حال پر — کیا یہی انصاف ہے اے دادگر
سن میری فریاد اے پروردگار — باپ بیٹون پر نہین کچھ انحصار
باپ کے بھائی بھی وہان موجود تھے — دیکھتے تھے سب مصیبت مین مجھے

تک رہے تھے بھائیکے بیٹی کا کام
ہنس رہے تھے دیکھ کر مجکو تمام

مونہہ سے گو بولے نہین اچھا برا
دل مین راضی تھے کئے میرا گلا

الامان بندو نسے تیرے الامان
مین کرون اے آہ کس کس کا بیان

تھی وہان پر مجھلی پھپی بہی کھڑی
وہ بھی اپنی چھڑتی تھی پھلجڑی

پر بہت پردے سے دانائی کے ساتھ
مصلحت کر کے کسی بھائی کے ساتھ

گو کہ ظاہر مین نہ تھی مجھسے خلاف
دل مگر ہرگز نہ تھا باطن مین صاف

دیکھ کر خوش تھی میرا حالِ تباہ
آہ تھی ہونٹون پہ دل مین واہ واہ

اے خدا اے خالقِ لوح و قلم
مجکو تیری کبریائی کی قسم

مرد و زن دیکھا ہے مینے ایک ایک
اس قبیلہ مین نہین کوئی بھی نیک

کیا کہون کیسے ہین ظالم سخت دل
دل نہین سینے مین ہے پتھر کی سل

زینہار انکو نہین آپس کا پاس
ہے عبث مہر و وفا کی اُن سے آس

کیا کہون حالِ مصیبت کیا کہون
کیا بنی ہے میری حالت کیا کہون

بیکسی مین تھا ہجوم درد و یاس
تک رہی تھی ہر طرف کو مین اداس

رکھی جسدم میری گردن پر چھری
آنکھ میری اک سہیلی پر پڑی

میری مونہہ بولی سہیلی نورتن
باپ کی بیٹی تھی بھائی کی بہن

مجھ مین اوسمین قول تھا اقرار تھا
مہر و الفت تھی نہایت پیار تھا

قول کی سچی تھی پوری بات کی
تھی میری برتی ہوئی دن رات کی

دیکھ کر اوسکو مری ڈھارس بندہی
بات یہہ مینے اشارہ مین کہی

کر مدد میری دمِ امداد ہے
کوئی دم مین ورنہ جان برباد ہے

بیوفا بولی کہ بھائی کی خوشی | باپ کی مرضی بھی شاید ہو یہی
یون تو مین وقت تابعدار ہون | کیا کرون اسبات مین لاچار ہون
مان کی سوتن دیکھتی تھی دور سے | ڈر گئی مین اور اوسکی گھور سے
منہہ مین شعلہ سی زبانِ آتشین | جس سے جھڑتے تھے شرارِ آتشین
لال دیدے آگ کی چنگاریان | بسکہ دکھلاتی تھی آتش کاریان
شعلہ سان تھرا گئی مین خوف سے | اور بھی گھبرا گئی مین خوف سے
کہتے ہین دادا بھی وان موجود تھا | آہ لیکن کچھ نہ بولتے کو کہا
سب نے یارب ملکے مارا ہے مجھے | اب فقط تیرا سہارا ہے مجھے
سُن میری فریاد اے ربِّ جلیل | تیرے بندون نے کیا مجکو ذلیل
ہر جگہہ سنتے ہین مجہہ پر آوازِ غیر | کہہ رہے ہین واہ ہے کیا خوب سیر
مجہہ پہ دشمن مارتے ہین بولیان | بولیان ہین یا غضب کی گولیان
اے خدا اب لاج تیرے ہاتھ ہے | دو جہان کا راج تیرے ہاتھ ہے

تا کجے فریاد ہان ضبطِ نفس
فضلیا اللہ بس باقی ہوس

پیامِ تنبیہ

ہے میرے ہاتھ مین خامہ یا قلم | یا علیؑ کے ہاتھ مین تیغ دو دم
ہے قلم یا مصطفےٰ کا معجزہ | دے رہی ہے کام لکڑی تیغ کا
سوکھی لکڑی مین بلا کا کاٹ ہے | اسکو دشمن کے لہو کی چاٹ ہے
بات ہے میری کہ یا تلوار ہے | مونہہ سے نکلی جگر کے پار ہے
ہے زبان یا ذوالفقارِ بوتراب | معرکہ مین خطبہ فصل الخطاب

صفحۂ کاغذ ہے یا میدان حشر ہے بپا ہنگامۂ طوفان حشر
عیب جین باتین بناوینگے بہت تہمتین مجھپر لگاوینگے بہت
سُنکے یہہ پند و نصیحت کا کلام دینگے الزام ہجائے خاص و عام
یون کہینگے یہہ جہانکی ہجو ہے یعنے بہمان و فلان کی ہجو ہے
ہجو ہے یہہ عمرو کی یہہ زید کی یہہ سراسر باتین ہین سب یہ کید کی
یا الٰہی چونکہ ہے تیری نظر اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتْ پر
نیّتون پر اعتبارِ فعل ہے نیّتِ انسان مدارِ فعل ہے
میری نیّت پر جزا ہو کام کی کُفر کی اِسلام و ننگ و نام کی
باپ ہے بھائی ہے یا اولاد ہے حق کہو حق کا یہی ارشاد ہے
حق کہونگا حق سے راضی ہے خدا میری جُوتی سے کوئی مانے بُرا
فضلیا ہان کچھ نہ کر دلمین ہراس حق کہا کرتے ہین مردِ حق شناس
ختم دیباچہ ہوا اے دوستان اب سنو آگے قصیدہ کا بیان
یہہ قصیدہ ہے کہ تیغِ سرفشان یالمتد نخوتِ گردن کشان

یہہ قصیدہ ہے کہ تیغِ بے غلاف
ہر بیان ہے اِسکا میدانِ مصاف

قصیدۂ فریادِ قرابت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزون کے باہمی طریق سے قرابت کی فریاد

کیا کیجیے رقم حال عزیزونکے ستم کا ہنگام رقم غم سے جگر شق ہے قلم کا
ہر ایک مخالف ہے مری ہمّت کا ہر دم ہر ایک موکل ہے میری بخت دژم کا

زبون و زشت ۱۲

ہر ایک ہے ہر دم میری تخریب کے درپے
ہر ایک ہے بدخواہ میری خیل و خدم کا

ہر ایک کا آزار میں انداز جدا ہے
ہر ایک نئی قسم نئی طرز و رقم کا

داغِ ستم و جورِ عزیزاں سے الٰہی
سینہ ہے مرا یا کوئی تختہ ہے ارم کا

خویشان و اقارب ہیں کہ عقرب ہیں خدایا
نوشِ کرم و مہر میں یا نیشِ ستم کا

آپس میں محبت نہ مروت نہ مدارا
ہر اک کی زباں پر ہے گلہ اپنے الم کا

ہر ایک کو ہر ایک سے ہے بغض و عداوت
سایہ بھی نہیں ان پہ پڑا مہر و کرم کا

ہے یوں تو یہی حال ہر اک جا پہ جہاں میں
دنیا سے مگر طور نرالا ہے ہمم کا

چھوٹوں کو ادب ہے نہ بڑوں میں شفقت ہے
ہے حال برا طفل و جوان پیر ہرم کا

(بوڑھا پیر فرتوت)

ماں باپ سے اولاد کا برتاؤ برا ہے
اولاد سے انداز زبوں ہے اب و عم کا

ماں باپ سے اولاد کا انداز

ہے باپ سے بیٹوں کی یہ حالت کہ بہر حال
غم ہی نہیں کچھ باپ کے اندوہ و الم کا

گر باپ کی عزت رہی یا جائے بلا سے
بیٹے کو مگر پاس ہے جورو کی قسم کا

گرچہ صفتِ رعد اگر باپ غضب میں
بیٹا بھی معاً برق روش غصہ میں چمکا

ماں باپ کا اولاد سے برتاؤ

ماں باپ کے انداز کا کیا حال بیاں ہو
پھل ہے مرے سینہ میں نہاں تیغ دودم کا

مادر کو نہیں دختر و فرزند سے الفت
غمخوار نہیں باپ بھی اولاد کے غم کا

فریاد یہ فریاد ہے سنتا نہیں کچھ بھی
ہے باپ پہ گویا کہ عمل جذر اصم کا

کہتا ہے پدر دیکھ کے داغِ دلِ فرزند
المنۃ للہ نصیبہ مرا چمکا

ہے بھری مادر سے بصد نالہ و زاری
شاکی شکمِ مام (مادر) میں بچہ ہے شکم کا

بھائی کی اولاد سے چچاؤں کی حالت

ہے دورِ قمر کوئی بھی رشتہ نہیں اچھا
اب آگے بیاں شئی چچاؤں کے ستم کا
داماد سے کرتے ہیں بھتیجی کی شکایت
شکوہ ہے بھتیجی سے بھتیجی کے خصم کا
ہے بھائی کی اولاد سے نفرت نہیں بیشک
ظاہر میں مگر پاس ہے کچھ بھائی کے دم کا
باتوں سے عیاں ہے کہ کدورت ہے دلوں میں
ہے تیرگی نقش اثر آئینہ کو دم کا
لاچار ہوں اب آگے قدم اٹھ نہیں سکتا
برچھی کی انی پر ہے گذر میرے قدم کا
تہمت ہے کہ دشمن ہے چچاؤں کا بھتیجا
زنہار اسے پاس نہیں عزت عم کا
بہنوئی کی الفت ہے محبت ہے بہن سے
ہر دم ہے وظیفہ اسے ہمشیر کے دم کا

سب کہنے کی باتیں ہیں یہ اغلاق بیاں ہے
دنیا میں کہیں نام نہیں مہر و کرم کا

بہن کی اولاد سے ماموؤں کا حال

ہمشیر کی اولاد سے ماموں کو ہے نفرت
ہاں خوب چلا سحر حریفان دژم کا
ہمشیر کی اولاد سے بیزار ہوا ہے
وہ بھائی جو دیوانہ تھا ہمشیر کے دم کا
گو مصلحتاً رنج زباں پر نہیں لاتا
پر دل میں ٹھکانا ہی نہیں رنج و الم کا
پر ایک تعلق سے بچایا ہے قدم کو
رکھا نہ کسی بات میں دخل اپنے قدم کا
آزاد ہے کچھ سود و زیاں سے نہیں مطلب
اک رخ ہے اس شہر میں شادی و الم کا
دعویٰ ہے کہ میں بھانجے بیٹوں کے برابر
ہے دعوے پہ طرہ بھی براہین و قسم کا
بیٹا ہے جگر غیر و گر سب یہ عیاں ہے
یاں دخل نہیں کچھ بھی زیادہ کا نہ کم کا

یہ سچ ہے کہ دل خوش ہے عزیزوں کی خوشی میں
افسوس مگر یہ ہے کہ ساتھی نہیں غم کا

ہمشیر کی اولاد کا اپنے ماموں اور خالہ سے برتاؤ

ہمشیر کی اولاد کا کچھ حال نہ پوچھو
احسان نہیں مانتے ماموں کے کرم کا

ماموں کو ہر اک بات میں دیتے ہیں برائی
ماموں ہی نشانہ ہے برائین و حلم کا

احسان پہ احسان ہے لیکن نہیں کوئی
ممنون کرم خالۂ فہمیدہ شمیم کا

کہتے ہیں کہ ننھیال ہے بدخواہ ہماری
انکار ہے ننھیال کے احسان و کرم کا

ہر بات میں ہے باپ سے ماموں کی شکایت
بہتان ہے انصاف میں ماموں پہ ستم کا

کوشش ہے کہ ماموں سے لڑائی ہو بدری کی
ہو خون ہمیں میل وہاں شمیر احمد کا

حق ماں کی نصیحت کا ادا خوب کیا ہے
شکوہ ہے ہر اک بات میں ہر ماموں کے دم کا

ماموں پہ یہ تہمت ہے کہ دشمن ہے ہمارا
ہے خالہ پہ الزام کبھی ظلم و ستم کا

بھائی کی اولاد کا پھوپھی کے ساتھ برتاؤ

پھوپھی پہ یہ کہتی ہے کہ مفسد ہے جگت کی
اسنے ہی اچھالا ہے قضیہ اب و عم کا

خود کام ہے مطلب ہے اسے اپنے غرض سے
گو جام سفالینہ بنے ساغر جم کا

ہشیار ہے واقف ہے زمانے کی ادا سے
ہے تجربہ حرافہ کو ہر کار اہم کا

حامی ہے زبردست کی کمزور کی دشمن
ہر موقعہ از بر ہے اسے قہر و ستم کا

دشمن ہے کہ یا دوست پتہ کچھ نہیں چلتا
انداز ہے گویا فلک سیر دژم کا

کرتی ہے کبھی مہر کبھی قہر و ستم بھی
شکر کا مزہ گاہ اثر ہے کبھی سم کا

آپس میں بہن بھائی کا برتاؤ

ظاہر میں بہن بھائی پہ قربان ہوئی ہے
ہاں بھائی بھی دیوانہ ہے ہمشیر کے دم کا

لیکن نہیں در اصل کچھ آپس میں محبت
یوں ہی فقط اک ظاہری پردہ ہے بھرم کا

وعدہ سے یہ بہن کے نہین بھائی کو بھروسہ
باور نہین ہمشیر کو بھائی کی قسم کا
سب بھائیکو ہمشیر کے شوہر سے برائی
دیوانہ ہے ہمشیر کے خاوند کے دم کا
ہر بات مین آباپ سے بھاوج کی شکایت
کرتی ہے بہن مضحکہ بھائی کے حرم کا
اوٹھتی ہین تو غیبت مین سر شکوہ ہم ہے
جب بیٹھتی ہین بانکے گلہ ہے اب و عم کا

دل صاف نہین ہے بہم اخلاص نہین ہے
آئینہ ہے سب زنگ کدورت غم ہم کا

بھائیون کا باہمی طریق

بھائی سے نہین بھائی کو احسان و مروت
ہے بندۂ بے دام سراک ام و درم کا
بھائی ہے خصومت سے میراث پدر ہے
کیا حق ہے یہی بوالہوسو مان کے شکم کا
بھائی سے جو بھائی ہی کرتا ہے مروت
کہتا ہے تو بندہ ہے مگر لطف و کرم کا
اولاد جدا دیتی ہے سو طعن چچا کو
انداز نہ کچھ پوچھئے بھاوج کے بھرم کا

ہو جھٹہ کہ دیور ہو نظر مین نہین جچتا
بتلاتی ہے پروردہ اوسے اپنے خصم کا

برادران عم زاد کی حالت

عم زادون کا احوال نہ کچھ پوچھئے کیا ہے
رشتہ ہی سمجھتے نہین گویا اب و عم کا
نفرت ہے دلون مین تو شکایت ہے زبان پر
ہے شعلۂ ظلم جان مین باہم کینۂ ہم کا
مقسوم میراث بدلتے ہین نئے روز
تھا پہلے بھی اس سے یہی شیوہ اب و عم کا
کچھ غم نہین مرجائے اگر بھوک سے بھائی
ہر ایک کو ہے پاس فقط اپنے شکم کا
دم نکلے جو عم زاد کا حقّہ کی طلب مین
دیتے نہین مانگا ہوا سُلفہ بھی چلم کا
ہر ایک کو ہر ایک کی غیبت سے گلہ ہے
آپس مین سلیقہ ہی نہین مہر و کرم کا
منہ پھٹ ہین نہایت شوخ ہین گستاخ مزاج ہین
دادا سے ادب ہے نہ ادب ہے اب و عم کا

کچھ انمین جو حضرات ہین پابند شریعت — ہے ذکر اب اونکے عمل و فضل اتم کا
قامت مین سہی سرو بدن مین تر و تازہ — چہرے پہ سماں ہے گل گلزار ارم کا
ہے خوب ہی پھبتی کہ ہان قامت بالا — شملہ سر اقدس پہ پھریرہ ہے علم کا
روٹی کیلیئے بیچتے ہین نام بزرگان — گاتے ہین ہر اک جا یہ فسانہ اب و عم کا
اللہ رے جرأت کہ سمجھتے ہین غنیمت — چوری سے اگر ہاتھ لگے پردہ حرم کا
کہتے ہین مریدون سے کہ نذرانہ دلاؤ — ہان لاؤ یہی کام نہین لاؤ نعم کا

ہوتی نہین سیر انکی طبیعت کسی شے سے
حرص اونکی مگر قعر ہے دوزخ کے شکم کا

خالہ زاد بھائیون کا باہمی دعویٔ محبت

دعوی ہے کہ ہے خالہ کے بیٹون مین محبت — دو طرفہ ہو اقبال بہم مہر و کرم کا
باور نہ کرونگا کبھی باور نہ کرونگا — گو دعوی یہ طرہ ہو براہین و حکم کا
عم زادون سے یہ حال جو اک مرغی کا انڈا — لے جائے چرا کر کبھی بیٹا کسی عم کا
بس تذکرہ ہر ایک سے ہر وقت یہی ہے — عم زاد کا شکوہ ہے گلہ ہے کبھی عم کا

پس خالہ کے بیٹون مین محبت سو غلط ہے
حق عم سے زیادہ نہین خالہ کے شکم کا

داماد کا سسرال مین انداز

داماد کا سسرال سے انداز عجب ہے — دیکھو تو سماں گردن مغرور کے خم کا
جب کرتا ہے باتین رگ گردن کو پھلا کر — غصہ مین ٹھکانہ ہی نہین منہہ کے ورم کا
سالی سے خفا ساس سے ضد سسر سے برہم — بھاتا نہین کوئی اسے سسرال کے دم کا
بی بی سے مروت ہے تو سسرال پہ احسان — کہتا ہے پڑھو کلمہ مرے بذل و کرم کا
غصہ مین کبھی وقت سے کھانا نہین کھایا — پیچش کا بہانہ ہے گلہ درد شکم کا

ہے ساس کا دم ناک میں کہتی ہے بہو دلہن
کتا بھی نہ پالوں تیری عادات و شیم کا

زن و شوہر کا معاملہ

دل تھام کے بیٹھو زن و شوہر کا بیاں ہے ۔ رونا ہے مصیبت کا فسانہ ہے الم کا
ہے درد بھرا گردشِ ایام کا دکھڑا ۔ قصہ ہے الم ناک زمانے کے ستم کا
بپتا کی کہانی ہے غم آلودہ بیاں ہے ۔ ہے دفترِ روداد میاں بی بی کے غم کا
الفت میں عداوت ہے محبت میں شکایت ۔ فریاد کہ شکوہ میں اثر ہو گیا سم کا
ملنے میں ہے نہ چین جدائی میں نہیں کل ۔ جورو کا نیا ڈھنگ جدا طور خصم کا
دلجوئی نہیں جورو کی منظور میاں کو ۔ بی بی کو ذرا پاس نہیں اپنے خصم کا
خاوند جو بدخو ہے تو جورو ہے لڑاکا ۔ ہر ایک ہے آئینہ ہم عادت ہم کا
ہر بات میں سو قول ہیں ہر امر میں سوگند ۔ لیکن نہیں آپس میں یقیں قول قسم کا
بہنوں سے کرے بات و یا باپ سے بولے ۔ تعہد نہیں سامنے بی بی کے خصم کا
خسر سے کی شکایت کبھی دیور سے لڑائی ۔ شوہر کو کبھی طعن ہے خوئے اب و عم کا
بھائی سے کبھی ماں سے کبھی باپ سے ہے تو م ۔ شوہر کی برائی گلہ خاوند کے دم کا
رنجش ہے دلوں میں کبھی رشتے پہ ہے تکرار ۔ ہنگامہ میاں بی بی میں ہے لا و نعم کا
بی بی کی شکایت میں یہ شوہر کا بیاں ہے ۔ اللہ رے انداز ترے جور و ستم کا
بیٹے کی سگائی چھٹی اور اف نہ کرے تو ۔ اغیار میں ہو فاش مرا پردہ بھرم کا
اے دشمنِ اولاد یہ کرتوت ہیں تیری ۔ واں زور نہ تھا ورنہ کسی قیصر و جم کا
یہ یاد رہے یاد ہیں باتیں مجھے تیری ۔ کانٹا سا کھٹکتا ہے مری جان میں غم کا
ہاں مجھ سے کرائی مجھے دھوکہ دیا ہے ۔ تھا کام وہاں ورنہ برابر ظلم و دم کا
منہ ہی نہیں کچھ ورنہ ترے باپ سے کہتا ۔ اے عربدہ جو چال ترے خلق و شیم کا

میں جانتے عاری ہوں تجھے خرچ کا مذکور
جھگڑا ہے زیادہ یہ گلہ ہے کبھی کم کا

نے حفظِ مراتب ہے نہ خاطر نہ مدارا
گویا کہ میں بردہ ہوں کسی کے اب و عم کا

سسرے سے جچا و لنسے کبھی باپ سے اپنے
ہر ایک سے رونا ہے تجھے میری ستم کا

جو عیب ہیں مجھہ میں وہ کسی میں نہیں گویا
ہر وقت گلہ ہے مرے اخلاق و شیم کا

یک لخت مری خوبی و نیکی کو بھلایا
ہے یاد سبق محض مرے عیب و سقم کا

انصاف نہیں کوئی بھی سنتا نہیں فریاد
ہے سب کو تماشا مرے احوال دژم کا

ہر چند ہے مظلوم کا نغمہ بہ شد و مد
رس ہی نہیں کانونکو مگر صوت نغم کا

پتھر تو نہیں۔ دل ہے کہانتک نہ کرے اُف
کبتک ہے آخر صدمہ جور و ستم کا

انصاف نہیں ہے تو نہ ہو۔ درد بلا میں
رونا بھی نہ روئے کوئی کیوں اپنے الم کا

میں اوسے جہکو نگا جو جھلے گا کوئی مجہسے
احسان و کرم ہے عوض احسان و کرم کا

خاموش ہو خاموش ہو **فضلی** گلہ کبتک
ہر گھر میں یہی ڈھنگ ہے دنیائے دژم کا

جینے میں حلاوت ہے نہ مرنے میں مزہ ہے
ہے کام ادب تلخ و زبون بود و عدم کا

خوشحال نہیں زیر فلک کوئی جہاں میں
ماتمکدہ ہر دل ہے غم و رنج و الم کا

اس دیر مکافات میں ایمن نہیں کوئی
کل سوگ ہے ضحاک کا گر آج ہے جم کا

کیا اس زمانے سے کسی کو ہو وفا کی
دیکھا ہے کبھی دوست کہیں گرگ غنم کا

دنیا میں کبھی پھولتا پھلتا نہیں ظالم
عقبےٰ میں جہنم ہے ثمر نخل ستم کا

کر یاد خدا دل سے بھلا دے غم دنیا
ہشیار ہو ناداں کہ بھروسہ نہیں دم کا

گذارش حقیقت حال و عذر مقال

حقا کہ نہیں ہجو کسی کی مجھے منظور
سب کچھ یہہ فسانہ ہے مرے بخت دژم کا

جو گذری ہے خود مجھپہ یہہ مذکور ہے اوسکا
زنہار نہیں قصد کسی کے مجھے ذم کا

سچ ہے مری گفتار نہیں جھوٹ ولیکن
باور نہ کسی کو ہو اگر میری قسم کا

ہین زید کے یا عمرو کے گھر مین نہین رہتا
جو مجھ پہ تقاضا ہو کرایہ کی رقم کا

خامہ ہے مرا رستم و دستان معانی
خطرہ مری خاطر مین نہین قیصر و جم کا

خطبہ ہی ہے مرے نام کا اقلیم سخن مین
سکہ ہے رواں ملک بیان مین مرے دم کا

دشمن کو بھی غش غش ہے مری طرز بیان پر
انکار بھی قائل ہے مرے معجزہ دم کا

اک اور بھی مطلع ہو رقم تحریر مین مصطفیٰ
ہان تازہ ترانہ ہو تعلی کے نغم کا

مطلع

قائل ہے زمانہ مری اعجاز رقم کا
پڑھتا ہے جہان سب کلمہ مری قلم کا

طاؤس نے پوشیدہ کیا منھ کو پرون مین
حسن پایا ہے جلوہ مری انداز قلم کا

خجلت سے عطارد نے قلم ہاتھ سے چھوڑا
ہاتھون مین نہین مرے سکے انداز قلم کا

دربارہ اعیان عرب ہون مرے آگے
جھنڈا لیے گھون فرضا و بید عجم کا

المنۃ للہ بافضال الٰہی
حاصل مجھے سامان ہے سب ناز و نعم کا

سب کچھ مرے مولا نے دیا ہے مجھے مصطفیٰ
شرمندہ احسان نہین اہل کرم کا

ہے شرم مری آنکھ مین دل مین ہے مروت
عالم مین فسانہ ہے مری بذل و کرم کا

دریا ہے مرا دل مجھے پروا نہین ہرگز
چھوڑین نہ نشان مجھ مین اگر نام کو غم کا

اپنون کا تو کیا ذکر نہین غیر سے انکار
زنہار مجھے پاس نہین دام و درم کا

ہون زندہ اصلاب نیاکان عرب ہون
ممنون ہے عالم مرے احسان و کرم کا

مداح بزرگان ہون ادب ہے مرا شیوہ
بندہ ہون دل و جان سے خال و اب و عم کا

ددھیال سے دل مین ہے مجھے حسن عقیدت
مشکور ہون ننھیال کے احسان و کرم کا

المنۃ للہ بتوفیق الٰہی
ہر بات مین دم بھرتے ہین بھائی مرے دم کا

خالق کی شکایت ہے نہ پھوپھی کا گلہ ہے — خاموش قضیا ہے نہ شکوہ اب و عم کا
ضد ہے مجھے سالی سے نہ مجھے ساس سے کاوش — سچ پوچھو تو دیوانہ ہوں سسرال کے دم کا
میں صاف دل ہوں ہر ایک سے دنیا میں ولیکن — از بسکہ سبھی سبکو ہے عیب ستم کا

کیا حال کروں اپنی مصیبت کا بیاں میں
پڑھ اس غزل تازہ سے قصہ مرے غم کا

غزل

کیا کیا ہیں گماں مجھ پہ عزیزوں کو ستم کا — ہاں سچ ہے کہ بھائی کو ہے تہمت مرے دم کا
کیا درد ہو محسوس کسی کو مرے غم کا — یونس ہے بنا پوچھو مچھلی کے شکم کا
یوسف کی مصیبت ہی نہیں بلکہ مری بپتا — افسوس رہے خواب ہے قصہ مرے غم کا
پتھر ہی نہیں مچھلی کے شکم میں بہ تہ خاک — پڑھ جائے اگر وہ یہ سپارہ مرے غم کا
میں کیفر کردار عزیزاں ہوں جہاں میں — سہتا ہوں عزیزوں پہ ہر فعل ذمیم کا
دوزخ سے ڈراتا ہے مجھے واعظ ناداں — دیکھے جو حوالہ میری کردار ذمیم کا
کیا خوف جہنم کہ نہیں سانچ کو کچھ آنچ — اللہ سے امید ہے تو کہ بندہ ہوں کرم کا
میں ہوں ذکریا ہے نفس سینہ میں آرہ — دشمن مرے سینہ میں نفس ہے مرے دم کا
میں اشک یتیماں ہوں کہ آہ دل بیکس — للہ کہ چھیڑو نہ فسانہ مرے غم کا

تنگ آ گیا ہوں خویشان ستم پیشہ سے فضلی
آرہ مرے سر پہ ہے رواں سینہ ستم کا

تمام شد

فریاد قرابت مصنفہ عالی جناب میرزادہ ابو سلیمان مظفر احمد متخلص فضلی
قریشی نقشبندی رئیس قصبہ قسم ضلع رتک ڈی گلہ ساوان
[illegible]

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات تصنیف لطیف جناب میرزا ابو سلیمان مظفر احمد صاحب فضلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ ہے مولا ہر جان کا	آدم کا اور ہر جان کا	حاکم جن و انسان کا	حور و ملایک غلمان کا
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
اپنا یا بیگانہ ہے	عاقل یا دیوانہ ہے	عالم سب افسانہ ہے	دنیا ماتم خانہ ہے
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
دریا دریا رو با کر	آنسو سے منہ دھو یا کر	جاگ بہت کم سو یا کر	بیج عمل کا بو یا کر
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
تنگی ہے یا مستی ہے	ہشیاری ہے یا تی ہے	ہیچ بیابان کی مستی ہے	دنیا سونی بستی ہے
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
پھوپھی ہے یا خالہ ہے	بہنوئی یا سالا ہے	گورا ہے یا کالا ہے	ہر اک مرنیوالا ہے
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
کڑوا میٹھا چکھ سارہ	حق ناحق سب سہتا رہ	ہر حالت میں اوس کا رہ	دل ہی دل میں پڑھتا رہ
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
سفر حضر ہر منزل میں	پا پیادہ اور محمل میں	اڑی بھیڑ ہر مشکل میں	یاد اوسی کی رکھ دل میں
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	
فضلی راتوں جاگا کر	غفلت کا موبہ کالا کر	نور کے تڑکے اوٹھا کر	ذکر کیا کر چلا کر
	حسبی ربی جل اللہ نور محمد صل اللہ	ما فی قلبی غیر اللہ لا الہ الا اللہ	

تمت

تاریخ طبع

از نتیجۂ فکر رسا جناب مولوی کریم بخش صاحب تاجر کتب بدر لاہوری

عجب مضمون مین لکھی ہے کتاب عمدہ
طبع ہونے پہ خیال آیا بدر کو لکھے

کیون نہ ہو نام مصنف کا قیامت تک
کوئی تاریخ حروف عمدہ ہو جسکا مرکب

سر زاہد کو گھٹا کر وہین ہاتف بولا
سال مطبوع ہے۔ فریاد قرابت بیشک

مژدہ

کتاب گلبانگ سخن فارسی جو اہل علم کے دیکھنے کے قابل ہے تصنیف عالیجناب پیرزادہ ابو سلیمان مظفر احمد صاحب فضلی چھپکر تیار ہو گئی ہے قیمت کاغذ سفید ڈمائی اعلی عمہ کاغذ رنگین مختلف قسم کے چار رنگ اعلی ڈمائی عہ کاغذ سفید سر اسوری ۸ محصولڈاک علاوہ بذمہ خریدار ہوگا۔ مشتہر سے طلب کرین۔

منشی غلام قاسم تاجر کتب و خوشنویس حاجی آباد قطب پنجاب

اطلاع

تاجران کتب و غیرہم کی خدمت مین گذارش ہے کہ اس کتاب **فرہاد و قرات**
کے طبع کرنیکی اجازت عالی جناب معلی القاب غریب پرور پیرزادہ **ابو سلیمان**
مظفر احمد صاحب **فضلی** دام اقبالہٗ واعلےٰ مرتبہٗ ڈپٹی کلکٹر بہادر نہر چناب نے
اس نیازمند کو دیدی ہے اور تمام حقوق اسکے بندہ کو بموجب قانون حاصل ہین
لہذا اسکے طبع کا خیال دلمین نلاوین بخیال نفع نقصان نہ اوٹھاوین۔ ہان
جسقدر اسکی جلدین مطلوب ہون راقم سے طلب فرماوین۔ قیمت فی جلد کاغذ سفید
سرامپوری ٢ر کاغذ سفید ڈبائی قسم اعلےٰ ٣ر کاغذ رنگین مختلف قسم کے چار رنگ اعلےٰ
ڈبائی ٣ر محصولڈاک علاوہ بذمہ جناب ہوگا۔

بفضلہ تعالےٰ اس کتب خانہ مین ہر ایک قسم کی کتابین مثلاً اردو۔ فارسی۔
عربی۔ گورمکھی۔ ناگری۔ وغیرہ وغیرہ ہر وقت برائے فروخت موجود رہتی ہین
صرف ایک پیسہ کا کارڈ آنے پر بذریعہ ویلیوپے ایبل بیٹھے بٹھلائے گھر پہونچ سکتی ہین
قرآن شریف خورد و کلان مطبوعہ بمبئی و لکھنو دہلی وغیرہ بھی ہر وقت موجود
رہتے ہین جو بارعایت مرسل خدمت ہوتے ہین۔ صرف ایک دفعہ کے کتابین
منگانے پر رعایت معلوم ہو سکتی ہے۔

درخواستین بپتہ ذیل بر آنی چاہئین +

المشتہر
منشی غلام قاسم تاجر کتب و خوشنویس
حافظ آباد پنجاب